اصول عقائد

تالیف: حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ و تدوین: معارف اسلام پبلشرز

اصول عقائد

تالیف:

حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ و تدوین:

معارف اسلام پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکارم شیرازی، ناصر، ۱۳۰۵ -
اصول عقائد/ تالیف مکارم شیرازی؛ ترجمہ و تدوین معارف اسلام
پبلشرز. ـقم: نور مطاف، ۱۴۲۲ق = ۱۳۸۰
۳۸۴ص
۱۰۰ روپیہ
ISBN964-93104-6-0
فہرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا
کتابنامہ بصورت زیر نویس.
عنوان اصلی: پنجاہ درس اصول عقاید.
۱. شیعہ ـ عقاید ۲. شیعہ اصول دین. الف. عنوان. ب. عنوان.
معارف اسلام پبلشرز. ج. عنوان: پنجاہ درس اصول عقاید. اردو.
۹۰۳۶ ب ۷ م/۵/۲۱۱ BP ۲۹۷/۴۱۷۲
۱۳۸۰

مؤلف: آیۃ اللہ مکارم شیرازی
مترجم: معارف اسلام پبلشرز
ناشر: نور مطاف
تاریخ اشاعت: ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ ـ ق
تعداد: ۲۰۰۰
اشاعت: اول

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

سوچیے اور جواب دیجیے۔

۱) معصوم ہونے کی کتنی اقسام ہیں؟

۲) اگر انبیاء معصوم نہ ہوتے تو کیا مشکلات پیش آسکتی تھیں؟

۳) عصمت کا حقیقی مقام کیا ہے؟

۴) سبق میں مذکورہ مثالوں کے علاوہ ایسی مثالیں ذکر فرمائیں کہ جن میں تمام افراد یا بعض افراد معصوم ثابت ہوسکیں؟

۵) انبیاء کی عصمت اجباری ہے یا اختیاری؟ دلیل پیش کریں؟

چوتھا سبق

پیغمبر کی شناخت کا بہترین راستہ

بلاشک وشبہ ہر مدعی کے دعوی کو قبول کرنا عقل اور منطق کے خلاف ہے۔

خداوند متعال کی طرف سے نبوت ورسالت کا دعویٰ کرنے والا شخص ممکن ہے کہ سچا ہو، لیکن یہ احتمال اپنی جگہ موجود ہے کہ فرصت طلب اور دغاباز قسم کا انسان سچے انبیاءؑ کی جگہ لینے کی کوشش کرے لھذا ضروری ہے کہ ایک ایسا یقینی وقطعی معیار ہمارے پاس ہونا چاہیے کہ جس کے ذریعے انبیاءؑ کے دعویٰ کی حقیقت اور ان کا خدا سے رابطہ ہمیں معلوم ہوسکے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے پاس مختلف راستے ہیں جن میں سے دو اہم راستے درج ذیل ہیں:

۱) پیغمبرؑ کے دعویٰ سے متعلق دقیق تجزیہ اور اسکی حقیقت پر مختلف قرائن کی جمع آوری۔

۲) معجزہ اور خارق عادہ کام۔

ہم پہلے معجزے کے متعلق گفتگو کرتے ہیں کہ:

بعض ایسے افراد بھی موجود ہیں جو "معجزہ" کا لفظ سن کر تعجب کرتے ہیں یا معجزات کو کوئی قصہ کہانی یا افسانہ سمجھتے ہیں حالانکہ اگر معجزہ کے دقیق علمی معنی پر غور وفکر کیا جائے تو یہ تمام

تصورات اشتباہ محض کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔

معجزہ کوئی ایسا عمل نہیں ہے کہ جو غیر ممکن یا کسی علت کے بغیر ہو بلکہ سادہ الفاظ میں معجزہ اس خارق عادت عمل کا نام ہے کہ جو عادی و معمولی افراد کی قدرت میں نہیں ہوتا بلکہ معجزہ طبیعت سے مافوق طاقت کے ذریعے ہی امکان پذیر ہے۔

اسی لیے معجزہ کیلئے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

۱) ایسا کام جو ممکن اور قابل قبول ہو۔

۲) عام یا صاحب کمال انسان صرف انسانی طاقت کے ذریعے اس کو انجام دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۳۔ معجزہ لانے والا شخص اپنے کام سے متعلق اتنا مطمئن ہو کہ دوسروں کو مقابلے کی دعوت دے سکے۔

۴) کوئی بھی شخص اس جیسا کام نہ کر سکے جیسا کہ معجزے کے نام سے واضح ہے کہ تمام افراد اس کے مقابلے میں عاجز ہو جائیں۔

۵) ضروری ہے کہ معجزہ دعوئ نبوت یا امامت کے مطابق ہو" لھذا وہ خارق عادت کام جو انبیاءؑ اور ائمہ کے علاوہ دیگر افراد انجام دیتے ہیں انہیں معجزہ کی بجائے ''کرامت'' کہا جاتا ہے۔

چند روشن نمونے

ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات میں سے ایک معجزہ مردوں کو زندہ کرنا اور نا قابل علاج مریضوں کو صحت یاب کرنا تھا۔

کیا ہمارے پاس کوئی ایسی علمی اور عقلی دلیل موجود ہے کہ انسان کے جسم سے جب روح خارج ہو جاتی ہے تو دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ نہیں سکتا؟

کیا ہمارے پاس ایسی علمی اور عقلی دلیل موجود ہے کہ سرطان کی بیماری کیلئے کوئی علاج نہ ہو؟ حالانکہ ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے! البتہ بغیر کسی شک وشبہ کے موجودہ زمانے کی تمام تر ترقی کے باوجود انسان اب تک مردوں کو زندہ کرنے یا بہت سی بیماریوں کے علاج سے عاجز ہے چاہے دنیا کے تمام ڈاکٹرز مل کر اپنے تجربات اور معلومات سے مدد ہی کیوں نہ لیں۔

لیکن دوسری طرف کوئی مانع نہیں ہے کہ ایک انسان الہی قوت اور علم خدا کے بیکران سمندر سے خصوصی آگاہی کے بعد ایک مخفی اشارے کے ذریعے بھی روح کو واپس جسم میں لاسکتا ہے اور لا علاج مریضوں کو شفا بخش سکتا ہے!

علم تو یہی کہتا ہے کہ نہ تو ہمیں معلوم ہے اور نا ہی ہم اس کی طاقت رکھتے ہیں لیکن علم اس کام کو ناممکن اور غیر معقول قرار نہیں دیتا۔

دوسری مثال:

چاند کا سفر ایک خلائی جہاز کے بغیر کسی بھی انسان کیلئے ممکن نہیں ہے لیکن کوئی مانع نہیں ہے کہ ہماری طاقت سے زیادہ طاقتور اور ہمارے سائنسی آلات و خلائی جہازوں سے زیادہ دقیق آلات کسی کی دسترس میں ہوں اور وہ ان خلائی جہازوں کی مدد کے بغیر ہی چاند یا دوسرے ستاروں پر پہنچ جائے۔

دراصل اگر کوئی شخص اس قسم کے خارق عادت کام انجام دے اور ساتھ ہی ساتھ نبوت

کا بھی دعویٰ کرے اور لوگوں کو بھی اپنے مقابلے پر بلائے لیکن لوگ اس کے مقابلے سے عاجز ہوں تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔

کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ خداوند متعال ایک جھوٹے شخص کو اتنی قدرت اور طاقت عطا کردے کہ وہ اس کے بندوں کی گمراہی کا باعث بنے۔

معجزات کو خرافات سے نہیں ملانا چاہیئے

افراط اور تفریط ہمیشہ فساد و تباہی اور حقیقت کا چہرہ بگاڑنے کا سبب بنتے ہیں، معجزہ سے متعلق بھی یہ بات صادق آتی ہے، حالانکہ بعض روشن فکر ہونے کے دعویدار افراد واضح طور پر یا اشارے و کنایے کے ساتھ ہر قسم کے معجزے کا انکار کرتے ہیں جبکہ لوگوں کا ایک اور گروہ زیادہ سے زیادہ معجزات کو تخلیق کرنے کی فکر میں رہتا ہے ضعیف خبروں اور منحرف کر دینے والے افسانوں (کہ جو بعض اوقات دشمن کی طرف سے پھیلائے گئے ہوتے ہیں) کو معجزات سے خلط ملط کر دیتا ہے اور حقیقی پیغمبروںؑ کے علمی معجزات کو اپنے بنائے ہوئے افسانوں اور توہمات کا لباس پہنا دیتا ہے۔

جب تک حقیقی معجزات اس قسم کے جعلی افسانوں سے منزہ نہ ہو جائیں تو اس وقت تک ان کا اصلی چہرہ آشکار نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگ علماء نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ معجزات سے متعلق اسلامی احادیث کو ان افسانوی باتوں سے بچایا جاسکے۔

اسی مقصد کیلئے ''علم رجال'' وجود میں آیا تا کہ احادیث کے راویوں کو اچھے طریقے سے پہچانا جاسکے اور صحیح و ضعیف احادیث کو الگ الگ کیا جاسکے تا کہ توہمات حقائق سے نہ مل جائیں۔

استعماری اور الحادی قوتوں کی آج بھی یہ کوشش ہے کہ وہ ان بے سروپا باتوں کو صحیح دینی اعتقادات سے مخلوط کردیں اور اس طریقے سے تمام افراد کو حقیقی علم سے دور کردیا جائے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم دشمن کی ان تخریبی سازشوں سے مکمل طور پر آگاہ رہیں۔

معجزہ کا دوسری خارقِ عادت چیزوں سے فرق

غالباً آپ نے سنا ہوگا کہ بعض شعبدہ باز بعض اوقات خارق عادت کام کرتے ہیں بہت سے لوگوں نے یہ عجیب و غریب کام دیکھے بھی ہوں گے یہ افسانہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔

یہاں پر یہ سوال پیش آتا ہے کہ آخر ان خارق عادت کاموں اور انبیاءؑ کے معجزات میں کیا فرق ہے اور ہمارے پاس ان کی تشخیص کا معیار کیا ہے؟!

اس سوال کے دو واضح جواب یہ ہیں:

۱) اس قسم کے لوگ ہمیشہ محدود کام انجام دیتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی شخص اس بات کیلئے آمادہ نہیں ہوگا کہ آپ کی خواہش کے مطابق خارق عادت کام انجام دے بلکہ وہ صرف ایسا ہی کام انجام دے گا کہ جس کی اس نے بہت زیادہ مشق یا ریاضت کی ہو، اس بات کی دلیل واضح ہے کیونکہ ہر انسان کی طاقت محدود ہے اور وہ صرف ایک یا چند کاموں میں مہارت حاصل کرسکتا ہے۔

لیکن انبیاءؑ کے خارق عادات کام بغیر کسی قید و شرط کے ہیں یعنی لامحدود ہیں وہ کسی بھی طلب کردہ معجزے کو انجام دینے کی قدرت رکھتے ہیں کیونکہ وہ خدا کی بے پناہ قدرت و طاقت سے مدد حاصل کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ خدا کی قدرت تمام حدود و قیود سے